

حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی مدظلہ العالی!

قسط نمبر ۲۷

دوامِ حدیث

ایک انتہا

تیرھواں باب

لفظ ”مغفرت“ کی تحقیق

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”مغفرت“ کے معنی ہیں پردہ پوشی کے، یعنی معاف نہیں ہوتا بلکہ اس پر پردہ پڑ جاتا ہے جو گناہ ہوتا ہے اس کی سزا مل جاتی ہے۔ جو محنت نہ کرے وہ ایک دفعہ قیل ہو کر سزا بھگت لیتا ہے۔ سو اگر اپنی اصلاح کرے یعنی محنت کرے تو اس کے گناہ انہ محنت کرنے پر باہر جاتے ہیں۔ اس میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک گناہ سے بچنا، دوم تلافی یافتہ کے لئے صبح اور فطری کوشش کرنا۔ خرابی صحت کیلئے فطری کوشش عادت بد سے اجتناب اور ورزش وغیرہ ہے نہ کہ دھول بجانا یا سر سے ہیر رانچا پڑھنا۔ امتحان میں ناکامی کا علاج کثیف نصاب کو پڑھنا اور مضامین کو یاد کرنا ہے نہ کہ باہر جا کر گڑھے کھودنا۔

لیکن بعض احادیث ایسی موجود ہیں جو تلافی یافتہ کے لئے غیر فطری اور مضحکہ خیز تدابیر پیش کرتی ہیں حضرت عثمانؓ نے چند آدمیوں کو وضو کا طریقہ بتا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ جو شخص اس طرح وضو کرے دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے تمام گناہ کھیلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

مطلب یہ کہ اگر کوئی شخص باپ کو قتل کرنے کے بعد وضو کرے دو رکعت پڑھ لے تو گناہ معاف ہو گیا۔ یا کوئی طالب علم سال بھر کام نہ کرے اور آخر میں دو رکعت نماز پڑھ لے تو سستی کا گناہ معاف ہو گیا۔ یا کوئی شخص درخت سے کوہر مارے تو وہ لے اور فوسل دے دو رکعت وضو کرے تو گناہ معاف ہو گیا۔

- ۲۔ جب نمازیں امام "ولا الضالین" کہے اور مقتدی "آمین" کہیں اور ان کی آمین کا وقت فرشتوں کی آمین کے وقت سے مل جائے یعنی سب ہم نوا ہو جائیں تو ان سب کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- ۳۔ کتے کو پانی پانے
- ۴۔ راستہ سے کاٹا ہٹانے
- ۵۔ اور چند دعاؤں کے ورد کرنے سے یہ سارے گناہ معاف کئے جا رہے ہیں۔
- ۶۔ وضو کرنے سے منہ، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (دو اسلام)

الحجاب :

- مغفرت کا مطلب یہ ہے کہ گناہ معاف ہو جائے۔ معنی اس کا اثر جاتا رہے۔
- اس جگہ اثر سے مراد وہ اثر ہے جو اس کے میخیز میں درج ہو چکا ہے یا اس کے روح پر طاری ہو چکا ہے۔
- مغفرت کے اسباب بہت سے ہیں :
- ۱۔ توبہ۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ پھلے گناہ کو چھوڑ دے اور آئندہ کیلئے اس سے رک جانے کا پختہ ارادہ کرے۔
- قرآن مجید میں ہے :

”قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا لَا يَنْتَهِوا عَنِ الْفِعْرِ مَا قَدْ سَلَفَ“ الآية

- کہ "کافروں سے کہہ دیجئے، اگر وہ رک جائیں تو ان کے پہلے گناہوں کی مغفرت ہو جائیگی۔"
- ۲۔ نیکیوں سے بھی گناہ کے وہ اثرات جو دل پر چڑھ گئے تھے، دور ہو جاتے ہیں :

”ان الحسنات يذھبن السيئات“

کہ "نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں"

گناہ کی مثال بیماری کی سی ہے۔ بیماری کے ازالہ کے لئے پرہیز کی سخت ضرورت ہے۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو پرہیز سے زائل ہو جاتی ہیں۔ پھر غذا اور ہوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض بیماریاں اس قسم کی ہوتی ہیں جو صرف غذا اور ہوا کی تبدیلی اور اصلاح سے رفع ہو جاتی ہیں۔ اور بعض میں علاج بالدارو کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو یہ بمنزلہ پرہیز کے ہے۔ نیکیاں بمنزلہ غذا و ہوا کے ہیں اور استغفار و دعا بمنزلہ علاج بالدارو کے ہے۔ دعا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

”ادعونی استجب لکم“

کہ "مجھ سے دعا کرو میں تمہارا مقصد پورا کروں گا"

گناہ کے اثرات دو قسم کے ہیں، ایک وہ طبعی نتائج جن کو مادی کہنا زیادہ مناسب ہے۔ جیسے نہ پڑھنے سے فیل ہو جانا، درخت پر سے کودنے سے ٹانگ ٹوٹنا، اور دوسرے ایسے امور جو عوام ہو جانا

و بعض اثرات جن کو شرعی کہنا زیادہ موزوں ہے کیونکہ ان کا وجود شریعت سے معلوم ہوا ہے جیسے دل کا سیاہ ہو جانا، نور دل کا مٹ جانا، برائی کی طرف راغب ہو جانا، نیکی سے متنفر ہو جانا، الشکر کی طرف سے لعنت کا اترنا، لوگوں کے دلوں میں بلا وجہ اس سے بڑی نفرت کا پیدا ہو جانا، وغیرہ وغیرہ۔

شرعاً گناہ اسے کہتے ہیں کہ کسی واجب کو چھوڑا جائے یا کسی ممنوع کام کو کیا جائے۔ اگر کوئی شخص بھیل جائے اور اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو یہ شرعاً گناہ نہیں لیکن گرنے اور چوٹ لگنے کی وجہ سے مادی نتائج سے نہیں بچ سکا۔ پھر شرعی گناہ کی بعض صورتوں میں اس کا ایک مادی اثر بھی ہوتا ہے۔ پھر مادی اثر کے ازالہ کے لئے مادی علاج بھی کرنا پڑتا ہے اور شرعی اثر کے ازالہ کیلئے شریعت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ جب انسان سے غلطی ہوتی ہے تو اس کے علاج کے لئے شرعاً اور طباً پہلے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کام کو چھوڑ دے جس سے وہ بیمار ہوا۔ پھر اس بیماری کے ازالہ کے اسباب ڈھونڈے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو حرام کاری سے سوزاک ہو گیا ہے، تو پہلے اس کے لئے لازم ہے کہ آئندہ ایسی حرام کاری سے بچے۔ پھر سوزاک کے علاج میں ان ادویہ کو استعمال کرے جن سے سوزاک رفع ہوتا ہے، صرف مخصوص حرام کاری سے بچنا ہی کافی نہیں۔ یہاں تلافی مانات سے کام نہیں چلتا۔

اگر کوئی شخص اپنے والد کو، ڈالے جس کی وجہ سے وہ طبعی طور پر باپ کے سایہ سے محروم ہو گیا تو اس وقت تلافی مافات کی کیا صورت ہوگی؟ کیا اس کا آئندہ کسی کو قتل نہ کرنا اس کے باپ کو واپس لاسکتا ہے؟ اگر کرنے سے کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو تلافی مافات کی کیا صورت ہے۔ صرف آئندہ کرنے سے پرہیز کرنا اس کی ٹانگ کو درست کر سکتا ہے؟ اس کے لئے الگ علاج کی ضرورت ہے۔

حقوق دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق العباد اور دوسرے حقوق اللہ۔ حقوق العباد کی تلافی کی شرعی یہی صورت ہے کہ ان کو ادا کرے یا معاف کرائے۔ اور حقوق اللہ میں توبہ سے معافی ہو جاتی ہے۔ اور گناہ کا دو قسم کے ہیں۔ منیرہ اور کبیرہ۔ چھوٹے گناہ نیکوں سے معاف ہو جاتے ہیں اور نیکوں سے گناہوں کا دور ہونا اسی طرح ہے جس طرح ادویہ سے بیماری زائل ہو جاتی ہے۔ حدیث میں جو یہ وارد ہے کہ دو رکعتوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ان سے مراد چھوٹے گناہ ہیں نہ کہ بڑے۔ جیسے احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے پھر چھوٹے گناہ اس وقت معاف ہوتے ہیں جب بڑے گناہ نہ ہوں۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ مندرجہ ذیل آیات میں اپنے خیال کے فطری طریقے گناہ کے دور کرنے کے بتائیے :

۱۔ ان الحسنات یذہبن السیئات ۲

”نیکیاں برائیوں کو... لے جاتی ہیں“

۲۔ "ان تخفضوها ولتؤنوها الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم سيئاتكم"

"اگر تم صدقہ چھپا کر فقرار کو دے دو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہاری برائیاں اس سے دور ہوں گی"

۳۔ قتل خطا میں دو ماہ کا روزہ بتایا پھر کہا تو بتدمن اللہ اس سے تمہاری توبہ قبول کرے گا۔

۴۔ قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا، کھانا کھانا یا کپڑا پہنانا۔ اگر طاقت نہ ہو تو روزہ رکھنا۔

۵۔ احرام میں شکار کے عوض قربانی کرنا یا روزے رکھنا یا کھانا کھانا۔

۶۔ ظہار میں غلام آزاد کرنا، کھانا کھانا، روزے رکھنا۔

۷۔ "ان تبتئسوا کما تبتئسوا عنکم سیئاتکم" الآیۃ

"اگر تم کما کرے پچھو گے تو تمہاری برائیاں دور کر دیں گے"

۸۔ "ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك"

"اللہ شرک معاف نہیں کرتا، شرک کے سوا جسے چاہے معاف فرمادے"

آپ کے نزدیک تو یہ سب غیر فطری طریقے ہیں۔ کیونکہ آپ کے ہاں فطری طریقہ میث ہے کہ جس امر کے چھوڑنے پر اس کو سزا ملی، اس کو کرے۔ اگر کسی کے کرنے سے سزا ملی ہے تو اس کو نہ صرف چھوڑے بلکہ علاج بھی کرے۔ یہاں قرآن میں نیک اعمال کو ہی بار بار کفارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ قتل، زنا، چوری وغیرہ کا برگناہ وضو اور نماز سے معاف نہیں ہوتے۔ اس کی صراحت احادیث میں موجود ہے کہ ازم شکوۃ ہی دیکھ لو۔

بعض علمائے ان ادلہ کی جو مکفریات کے بارہ میں فاروق ہیں، ایسی توجیہ کی ہے جو مادی امور سے زیادہ موزوں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ روزے سے وہ گناہ دور ہوتے ہیں جن کا اثر اس اثر کے منافی ہے جو روزے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی جن گناہوں کا تعلق شہوت، لہن اور فرج سے ہے، روزہ ان کا کفارہ ہوگا کیونکہ روزہ رکھنے اور نفس پر کنٹرول کرنے سے گناہ کا میلان کم ہو جائیگا۔ اور نماز پڑھنے سے وہ گناہ دور ہوں گے جو اللہ کی رضا کے منافی ہیں۔ وقس علی ہذا۔

صندوقی نوٹ

یہیں ایک مٹی آرڈر وصول ہوا ہے جس پر یہ تمام ہے: فضل کریم عمری کلا تھو باؤس ہجوک اعظم
یہ صاحب مکمل پتہ ارسال فرمائیں۔ یا خریداران اصحاب میں سے کوئی صاحب نشانہ ہی فرمائیگی تو شکر گزار ہوں گا۔

میخبر